کلاس: 9th
مضمون: اسلامیات
باب ششم: ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیر

❖ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنھم

(1) حضرت ابو موسی اشعری

معروضی سوالات (مشق)

🟢 (1) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصل نام تھا:

(الف) عبد اللہ بن قیس ✅

(ب) زید بن ثابت

(ج) انس بن مالک

(د) مالک بن نویرہ

🟢 (2) نبی کریم ﷺ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عامل مقرر کیا:

(الف) یمن کا ✅

(ب) بصرہ کا

(ج) کوفہ کا

(د) مصر کا

🟢 (3) عہدِ رسالت میں کتنے لوگوں کو فتویٰ دینے کی اجازت تھی؟

(الف) دو

(ب) چار

(ج) چھے ✅

(د) آٹھ

🟢 **(4) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت کا سب سے نمایاں وصف تھا:**

(الف) عمدہ لہجے میں تلاوتِ قرآن مجید ✅

(ب) توکل

(ج) سادگی

(د) صبر و تحمل

🟢 **(5) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد ہے:**

(الف) تین سو بیس

(ب) تین سو چالیس

(ج) تین سو ساٹھ ✅

(د) تین سو پچاسی

اہم معروضی سوالات:

🟢 **1. حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصل نام کیا تھا؟**

(الف) عبد اللہ بن قیس ✅

(ب) زید بن ثابت

(ج) انس بن مالک

(د) مالک بن نویرہ

🟢 **2. حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟**

(الف) قریش

(ب) انصار

(ج) خزرج

(د) قبیلہ اشعر ✅

🟢 **3. حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم ﷺ نے کہاں کا عامل مقرر فرمایا؟**

(الف) بصرہ

(ب) یمن ✅

(ج) کوفہ

(د) مدینہ

🟢 **4. حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے قبیلے کے کتنے افراد کو اسلام قبول کروایا؟**

(الف) بیس

(ب) چالیس

(ج) پچاس ✅

(د) ساٹھ

🟢 **5. حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہاں کا گورنر مقرر فرمایا؟**

(الف) مدینہ

(ب) یمن

(ج) بصرہ و کوفہ ✅

(د) مکہ

🟢 **6. حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قراءت کے متعلق نبی کریم ﷺ نے کس شخصیت سے تشبیہ دی؟**

(الف) حضرت اسماعیلؑ

(ب) حضرت موسیٰؑ

(ج) حضرت داؤدؑ ✅

(د) حضرت ابراہیمؑ

🟢 **7. حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کتنی احادیث مروی ہیں؟**

(الف) 320

(ب) 340

(ج) 360 ✅

(د) 380

🟢 **8. حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی متفق علیہ احادیث کی تعداد کتنی ہے؟**

(الف) 40

(ب) 45

(ج) 50 ✅

(د) 60

🟢 **9. حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فتویٰ دینے کی اجازت عہد رسالت میں کتنے افراد کو تھی؟**

(الف) دو

(ب) چار

(ج) چھے ✅

(د) آٹھ

🟢 **10. حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کس سن ہجری میں وفات پائی؟**

(الف) 40 ہجری

(ب) 42 ہجری

(ج) 44 ہجری ✅

(د) 46 ہجری

مختصر جواب دیں (مشق)

(1) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارف تحریر کریں:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصل نام عبداللہ بن قیس تھا اور آپ کا تعلق یمن کے مشہور قبیلہ "اشعر" سے تھا، اسی نسبت سے آپ "اشعری" مشہور ہوئے۔ آپ نہایت متقی، پرہیزگار، جری، نیک سیرت اور علم و فضل سے مالا مال صحابی رسول ﷺ تھے۔ آپ کو بارگاہِ رسالت میں خاص قرب حاصل تھا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "ابو موسیٰ سرتاپا علم کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں"۔

(2) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ وضاحت کریں:

جب مکہ مکرمہ میں اسلام کا سورج طلوع ہوا اور دعوتِ حق کی صدائیں بلند ہوئیں تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لے آئے۔ پھر آپ نے یمن واپس جا کر اپنے قبیلے کو اسلام کی دعوت دی، جس کے نتیجے میں پچاس افراد نے اسلام قبول کیا۔ یوں آپ نہ صرف خود راہِ ہدایت پر آئے بلکہ دوسروں کے لیے بھی ذریعہ بنے۔

(3) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی دینی و علمی خدمات تحریر کریں:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن و سنت کی تعلیم، فتویٰ، قضا، اور اسلامی حکومت کے انتظام میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ کو نبی کریم ﷺ نے یمن کا عامل مقرر فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو بصرہ اور کوفہ کا گورنر بنایا، جہاں آپ نے اسلامی فتوحات کیں اور شہر آباد کیے۔ آپ نے اصفہان اور نہاوند جیسے علاقوں کو فتح کر کے اسلامی سلطنت میں شامل کیا۔ آپ سے 360 احادیث روایت کی گئی ہیں۔

(4) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس قدر خوب صورت اور عمدہ لہجے میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے؟ وضاحت کریں:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قرآن کی تلاوت سے خاص شغف تھا اور آپ کی آواز نہایت پُراثر، سریلی اور دلکش تھی۔ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے:

"ان کو داوودی لہجے کا حصہ ملا ہے۔"

آپ جب قرآن تلاوت کرتے تو سننے والوں پر روحانی کیف و سرور طاری ہو جاتا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ بھی آپ کی قراءت سنتے ہوئے رک جاتے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی آپ سے قرآن سننے کی خواہش کرتے تھے۔

(5) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کب اور کتنے برس کی عمر میں وفات پائی؟

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذوالحجہ 44 ہجری میں وفات پائی۔ اس وقت آپ کی عمر تقریباً 61 سال تھی۔ آپ نے ساری زندگی اسلام کی خدمت اور تبلیغ دین میں گزار دی اور اپنے علم و کردار سے مسلمانوں کو روشنی عطا کی۔

(6) قرآن و سنت کی اشاعت کے حوالے سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا خدمات سر انجام دیں؟

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن و سنت کی تعلیمات کو عام کرنے والے ممتاز صحابی تھے۔ آپ wherever possible قرآن و حدیث کی تعلیم دیتے، اور جہاں بھی چند لوگ جمع ہوتے، کوئی نہ کوئی حدیث سنا دیتے۔ آپ ان چھے صحابہ میں شامل تھے جنہیں نبی کریم ﷺ نے فتویٰ دینے کی اجازت دی تھی۔ ان کی کوشش تھی کہ علم چھپایا نہ جائے بلکہ ہر شخص تک پہنچے۔

(2) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رَضِيَ اللہُ تَعَالَی عَنْهُمَا

معروضی سوالات (مشق)

🟢 **1. حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی کنیت ہے:**

(الف) ابو عبدالرحمن ✅

(ب) ابو عبد اللہ

(ج) ابوبکر

(د) ابو زید

🟢 **2. حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی سیرت کا نمایاں پہلو تھا:**

(الف) زہد و تقوی ✅

(ب) سادگی

(ج) صبر و تحمل

(د) شکر و قناعت

🟢 **3. حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر کیا ارشاد فرمایا؟**

(الف) آسمان والوں کے نزدیک دنیا میں سب سے زیادہ محبوب ✅

(ب) آسمان کا ستارہ

(ج) اہل دنیا کا محبوب ترین شخص

(د) جنت کے نوجوانوں کے سردار

🟢 **4. صحیفہ صادقہ مرتب کرنے والی شخصیت ہیں:**

(د) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما ✅

(الف) حضرت عبد اللہ بن عمر

(ب) حضرت عبد اللہ بن عباس

(ج) حضرت عبداللہ بن زبیر

🟢 **5. حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی زندگی میں ہمارے لیے سب سے اہم سبق ہے:**

(ج) علم و فن سے محبت کا ✅

(الف) صبر و تحمل کا

(ب) عفو و درگزر کا

(د) سادگی کا

اہم معروضی سوالات:

🟢 **1. حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا اصل نام کیا تھا؟**

(الف) عبداللہ بن عمر

(ب) عبداللہ بن قیس

(ج) عبداللہ بن عمرو ✅

(د) عبداللہ بن عباس

🟢 **2. حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی کنیت کیا تھی؟**

(الف) ابو عبداللہ

(ب) ابومحمد اورابوعبد الرحمن✅

(ج) ابوحمزہ

(د) ابوالقاسم

🟢 **3. حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے والد کا نام کیا تھا؟**

(الف) عمرو بن العاص ✅

(ب) زبیر بن عوام

(ج) ابو عبیدہ بن جراح

(د) ابو موسیٰ اشعری

🟢 **4. حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے اسلام کس سے پہلے قبول کیا؟**

(الف) اپنے بھائی سے

(ب) اپنے والد سے ✅

(ج) اپنی والدہ سے

(د) حضرت عمر سے

🟢 **5. حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو کس زبان پر عبور حاصل تھا؟**

(الف) رومی

(ب) سریانی

(ج) فارسی

(د) عبرانی ✅

🟢 **6. حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کس عبادت کے لیے مشہور تھے؟**

(الف) نماز تہجد

(ب) روزہ و عبادت ✅

(ج) صدقہ

(د) جہاد

🟢 **7. حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ کے ارشادات کس مجموعے میں جمع کیے؟**

(الف) صحیفہ زید

(ب) صحیفہ ابو سعید

(ج) صحیفہ صادقہ ✅

(د) صحیفہ عائشہ

🟢 **8. حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے کتنی احادیث مروی ہیں؟**

(الف) 300

(ب) 500

(ج) 700 ✅

(د) 1000

🟢 **9. حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کس جگہ وفات پائی؟**

(الف) مدینہ

(ب) مکہ

(ج) فسطاط ✅

(د) بصرہ

🟢 **10. حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کس ہجری سال میں وفات پائی؟**

(الف) 61 ہجری

(ب) 63 ہجری

(ج) 65 ہجری ✅

(د) 67 ہجری

<u>مختصر جواب دیں (مشق)</u>

1. حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مختصر تعارف بیان کریں۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما جلیل القدر صحابی اور عظیم محدّث تھے۔ آپ کا شمار ان خوش نصیب صحابہ میں ہوتا ہے جنہوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد اپنا سارا وقت نبی کریم ﷺ کی صحبت اور دین کی خدمت میں گزارا۔ آپ قریش کے معزز سردار حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے۔ آپ کی کنیت ابو محمد اور ابو عبدالرحمن تھی۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو نے اپنے والد سے پہلے اسلام قبول کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ سے احادیث لکھنے کی اجازت حاصل تھی، اس لیے آپ نے بہت سا علم تحریری صورت میں محفوظ کیا۔

2. حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زہد و تقویٰ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی زندگی زہد و تقویٰ کا عملی نمونہ تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ دن بھر روزہ رکھتے اور رات عبادت میں گزارا کرتے۔ دنیاوی آسائشوں سے دور، ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہتے۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں عبادت میں اعتدال کی نصیحت بھی فرمائی، کیونکہ آپ عبادت میں اس قدر مشغول ہو جاتے کہ جسمانی آرام کو ترک کر دیتے تھے۔ ان کی زندگی کا ہر لمحہ تقویٰ، پرہیزگاری، عبادت اور ذکر الٰہی میں گزرتا تھا۔

3. حضرت عبد اللہ بن عمرو کی اہلِ بیت اطہار سے محبت کا ایک واقعہ بیان کریں۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی اہل بیت اطہار سے محبت کا ایک مشہور واقعہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ وہ مسجد نبوی میں موجود تھے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔
حضرت عبد اللہ بن عمرو نے لوگوں سے فرمایا:

"کیا میں تمہیں اس شخصیت کے بارے میں نہ بتاؤں جو آسمان والوں کے نزدیک دنیا میں سب سے زیادہ محبوب ہے؟"

پھر فرمایا:

"یہ وہی ہیں جو ابھی تمہارے سامنے تشریف لا رہے ہیں، یعنی حسین بن علی رضی اللہ عنہما"

یہ واقعہ ان کی گہری عقیدت و محبت کو ظاہر کرتا ہے۔

4. حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کب اور کہاں وفات پائی؟

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے 65 ہجری میں فسطاط (مصر) کے علاقے میں وفات پائی۔ اُس وقت آپ کی عمر تقریباً 72 سال تھی۔ ان کی وفات ایک عظیم علمی و روحانی شخصیت کا دنیا سے رخصت ہونا تھا، جنہوں نے دین اسلام کے لیے قیمتی خدمات سر انجام دیں۔

5. حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی دینی و علمی خدمات تحریر کریں۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما علم کے میدان میں ممتاز مقام رکھتے تھے۔ آپ نبی کریم ﷺ کے اقوال و افعال کو باقاعدہ لکھنے والے اولین صحابی تھے۔ آپ نے احادیث کا ایک مجموعہ ترتیب دیا جسے "صحیفہ صادقہ" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس میں تقریباً 1000 احادیث درج تھیں۔

🔹 آپ رضی اللہ عنہ سے تقریباً 700 احادیث مروی ہیں جنہیں امام بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی وغیرہ نے اپنی کتابوں میں درج کیا۔

🔹 آپ کو عبرانی زبان پر بھی عبور حاصل تھا اور غیر مسلموں سے گفتگو کے لیے اس زبان کو استعمال کرتے۔ دنیا کے مختلف خطوں سے طلباء آپ کے حلقہ درس میں شرکت کے لیے آتے۔

🔹 آپ قرآن مجید کی تلاوت اور اس کی تعلیم میں بھی مہارت رکھتے تھے، اور تبلیغ دین میں بھرپور کردار ادا کیا۔

(3) حضرت عمر و بن امیہ

معروضی سوالات (مشق)

🟢 **1. حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ہے:**

(الف) ابو امیہ ✅

(ب) ابوبکر

(ج) ابو سلمہ

(د) ابو عبد الرحمن

🟢 **2. حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کس غزوہ کے بعد اسلام قبول کیا؟**

(الف) غزوہ اُحد

(ب) غزوہ خیبر ✅

(ج) غزوہ تبوک

(د) غزوہ حنین

🟢 **3. حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد ہے:**

(الف) بیس

(ب) چالیس

(ج) ساٹھ ✅

(د) اسی

اہم معروضی سوالات:

🟢 **1. حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کس غزوہ کے بعد اسلام قبول کیا؟**

(الف) غزوہ بدر

(ب) غزوہ اُحد ✅

(ج) غزوہ خندق

(د) غزوہ خیبر

🟢 **2. نبی کریم ﷺ نے حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کو کس بادشاہ کے پاس اسلام کی دعوت کے لیے بھیجا؟**

(الف) شاہ فارس

(ب) قیصر روم

(ج) شاہ حبشہ نجاشی ✅

(د) شاہ یمن

🟢 **3. حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حکم سے کس چیز میں شرکت کی؟**

(الف) حجۃ الوداع

(ب) صلح حدیبیہ

(ج) ایک سریہ (فوجی مہم) ✅

(د) ہجرت حبشہ

🟢 **4. حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کب ہوئی؟**

(الف) 40 ہجری

(ب) 50 ہجری

(ج) 60 ہجری ✅

(د) 70 ہجری

🟢 **5. حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد کتنی ہے؟**

(الف) 10

(ب) 15

(ج) 20 ✅

(د) 30

مختصر جواب دیں (مشق)

(1) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعارف بیان کریں۔

تعارف:

حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلیل القدر صحابی رسول تھے۔ آپ کا پورا نام عمرو بن امیہ بن خویلد تھا، اور آپ کی کنیت "ابو امیہ" تھی۔

🔹 آپ کا تعلق عرب کے ایک معزز قبیلے سے تھا۔ آپ غزوہ اُحد کے بعد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ آپ کی شخصیت شجاعت، بہادری اور قربانی کا پیکر تھی۔

🔹 حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی قربت حاصل تھی اور مختلف مہمات و خدمات میں حصہ لینے کی سعادت بھی پائی۔ آپ کو وفاداری، ذہانت اور امانت جیسے اوصاف کی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے اہم ذمہ داریاں سونپیں۔

(ii) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سفارت کاری کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

تفصیلی جواب:

حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلامی تاریخ کے ابتدائی سفیروں میں سے ایک تھے۔

6 ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے آپ کو شاہِ حبشہ نجاشی کے دربار میں سفیر بنا کر بھیجا۔ آپ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا ایک دعوتی خط تھا، جس میں نجاشی کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔

اس خط میں درج ذیل نکات شامل تھے:

- نجاشی کو اسلام کی دعوت
- مہاجرین صحابہ کی میزبانی کی تحسین

- اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نکاح

نجاشی نے حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعے دی گئی دعوت قبول کی اور حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ یہ اسلامی سفارت کاری کی کامیاب مثالوں میں سے ایک ہے جس نے حبشہ میں اسلام کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔

(iii) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کب اور کہاں ہوئی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہاں دفن کیا گیا؟

تفصیلی جواب:

حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات 60 ہجری میں ہوئی۔ اس وقت خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں تھی۔

🔹 آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ میں فوت ہوئے اور وہیں مدفن ہوئے۔

🔹 آپ کی وفات ایک بہادر، سچے اور باکردار صحابی کی جدائی تھی، جنہوں نے نہ صرف میدان جنگ میں اپنی بہادری کے جوہر دکھائے بلکہ اسلامی سفارت کاری میں بھی روشن کردار ادا کیا۔

(4) حضرت عمر و بن العاص

<u>معروضی سوالات (مشق)</u>

🟢 1. حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبیلے کا نام تھا:

(الف) بنو عدی

(ب) بنو سہم ✅

(ج) بنو تیم

(د) بنو ثقیف

🟢 2. حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ نے کن کے ہمراہ اسلام قبول کیا؟

(الف) حضرت خالد بن ولید ✅

(ب) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ

(ج) حضرت ابو سفیان

(د) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

🟢 3. حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نمایاں وصف تھا:

(الف) سفارت کاری ✅

(ب) فقہ

(ج) خانہ کعبہ کی تولیت

(د) تجارت

🟢 4. حضرت عمرو بن العاص نے کس شہر کی بنیاد رکھی؟

(الف) فسطاط ✅

(ب) بصرہ

(ج) کوفہ

(د) دمشق

🟢 **5. حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد ہے:**

(الف) انتالیس (39) ✅

(ب) تینالیس

(ج) سینتالیس

(د) اکاون

<u>اہم معروضی سوالات:</u>

🟢 **1. حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟**

(الف) بنو ہاشم

(ب) بنو امیہ

(ج) بنو زہرہ

(د) بنو سہم ✅

🟢 **2. حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام کب قبول کیا؟**

(الف) غزوہ بدر کے بعد

(ب) 8 ہجری میں ✅

(ج) فتح مکہ کے بعد

(د) صلح حدیبیہ کے بعد

🟢 **3 . نبی کریم ﷺ نے حضرت عمرو بن العاص کو کس ملک کے بادشاہ کے پاس بطور سفیر بھیجا؟**

(الف) شام

(ب) ایران

(ج) عمان ✅

(د) روم

🟢 **4. حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے مصر کو کس ہجری سال میں فتح کیا؟**

(الف) 18 ہجری

(ب) 19 ہجری

(ج) 22 ہجری

(د) 21 ہجری ✅

🟢 **5. حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سب سے بڑی فتوحات میں کون سا شہر شامل ہے؟**

(الف) بیت المقدس

(ب) اسکندریہ ✅

(ج) مدائن

(د) موصل

🟢 **6. حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں فتح ہونے والا شہر "فسطاط" بعد میں کس نام سے مشہور ہوا؟**

(الف) طائف

(ب) مکہ

(ج) قاہرہ ✅

(د) مدینہ

🟢 **7. حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنے سال کی عمر میں اسلام قبول کیا؟**

(الف) 25

(ب) 30

(ج) 35

(د) 47 برس کے قریب ✅

🟢 **8. حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کتنی احادیث مروی ہیں؟**

(الف) 25

(ب) 39 ✅

(ج) 49

(د) 59

🟢 **9. حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تھا:**

"ہزار لائق آدمیوں کی موت سے زیادہ نقصان کس چیز سے ہوتا ہے؟"

(الف) نالائق آدمی کے صاحب اختیار ہونے سے ✅

(ب) دشمن کی سازش سے

(ج) عالم کی خاموشی سے

(د) امت کی غفلت سے

🟢 **10. حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وفات پائی:**

(الف) مدینہ میں

(ب) مصر میں ✅

(ج) شام میں

(د) بغداد میں

مختصر جواب دیں (مشق)

1. حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارف.

1. نام اور نسب:

نام: عمرو

کنیت: ابو عبد اللہ

والد کا نام: عاص بن وائل

تعلق: قریش کے مشہور قبیلے بنو سہم سے تھا۔

2. پیدائش:

ہجرت سے 47 سال قبل مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔

3. ابتدائی زندگی:

- نوجوانی میں تجارت سے وابستہ رہے۔
- مختلف ممالک کے تجارتی سفر کیے جس سے سفارتی بصیرت حاصل ہوئی۔

4. تعلیم و تربیت:

- مکہ کے پڑھے لکھے افراد میں شامل تھے۔
- سپہ گری اور گھڑ سواری بچپن سے سیکھی، جس میں مہارت رکھتے تھے۔

5. اسلام قبول کرنا:

8 ہجری میں حضرت خالد بن ولید اور حضرت عثمان بن ابی طلحہ کے ساتھ اسلام قبول کیا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

> "مکہ والوں نے اپنے جگر کے ٹکڑے تمہاری طرف پھینک دیے ہیں۔"

6. شخصیت کے نمایاں اوصاف:

- بہادر سپہ سالار
- ماہر سفارت کار
- دانشمند منتظم
- بلیغ خطیب اور عالم

7. اہم فتوحات:

- معرکہ ذات السلاسل میں امیر بن کر کامیابی حاصل کی۔
- مصر کی فتح (21 ہجری) میں تاریخی کردار ادا کیا۔

8. انتظامی کارنامے:

- مصر میں نیا شہر "فسطاط" آباد کیا، جو بعد میں قاہرہ کہلایا۔
- عدالتی نظام اور ٹیکس کا نظام قائم کیا۔

9. وفات:

43 ہجری میں مصر میں وفات پائی۔

وہیں دفن ہوئے۔

(2) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کب اسلام قبول کیا اور آپ کے قبول اسلام کے وقت نبی کریم ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب:

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آٹھ ہجری میں حضرت خالد بن ولید اور حضرت عثمان بن ابی طلحہ کے ہمراہ بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔

نبی کریم ﷺ ان کے اسلام لانے پر انتہائی خوش ہوئے اور فرمایا:

> "مکہ والوں نے اپنے جگر کے ٹکڑے تمہاری طرف پھینک دیے ہیں۔"

🔹 یعنی ان تینوں کے اسلام لانے کو اہلِ مکہ کے بہترین لوگوں کی شمولیت قرار دیا۔ اس سے ان کی اہمیت اور اسلام کے لیے ان کی آئندہ خدمات کا اندازہ ہوتا ہے۔

(3) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سفارت کاری کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ وضاحت کریں۔

جواب:

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ انتہائی زیرک، ذہین اور تجربہ کار سفارت کار تھے۔

- اسلام لانے سے پہلے بھی قریش کی طرف سے مختلف ممالک میں سفارتی خدمات انجام دیتے تھے۔
- اسلام قبول کرنے کے بعد بھی رسول اللہ ﷺ نے ان کی سفارتی مہارت سے فائدہ اٹھایا۔
- آپ کو نبی کریم ﷺ نے عمان کے بادشاہ کے پاس سفیر بنا کر بھیجا، جہاں آپ نے دعوت اسلام، نبی کا خط اور اسلامی تعلیمات پیش کیں۔ بادشاہ بہت متاثر ہوا اور اسلام قبول کر لیا۔
- خلافت راشدہ کے دور میں بھی رومی و ایرانی وفود سے سفارتی مذاکرات میں ان کا کردار نمایاں رہا۔

(4) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کوئی سے چار نمایاں اوصاف تحریر کریں۔

جواب:

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درج ذیل چار نمایاں اوصاف تاریخ میں نمایاں طور پر ذکر ہوئے ہیں:

1. **شجاعت و قیادت:** آپ بڑے بہادر اور جنگی حکمت عملی کے ماہر تھے۔

2. **سفارت کاری:** آپ سفارتی مہارت میں اپنی مثال آپ تھے۔

3. **دانشمندی و فصاحت:** آپ بلیغ خطیب اور معاملہ فہم سیاست دان تھے۔

4. **تنظیمی صلاحیت:** آپ نے مصر میں نظم و نسق قائم کیا، عدل کا نظام رائج کیا اور نئے شہر کی بنیاد رکھی۔

(5) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصر کیسے فتح کیا اور وہاں پر کون سی اصلاحات متعارف کروائیں؟

جواب:

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اجازت لے کر چار ہزار مجاہدین کے ساتھ مصر پر حملہ کیا۔

- سب سے پہلے عریش، پھر فرما اور پلوسیم فتح کیے۔
- رومی سپہ سالار تھیوڈور سے شدید جنگ کے بعد کامیابی حاصل کی۔
- 20 ہجری میں بابل اور 21 ہجری میں اسکندریہ فتح کر کے پورا مصر اسلامی سلطنت میں شامل کر دیا۔

متعارف کردہ اصلاحات:

1. نیا شہر "فسطاط" آباد کیا، جو بعد میں قاہرہ کہلایا۔

2. عدل و انصاف کا نظام قائم کیا۔

3. ٹیکس کا منظم نظام مرتب کیا۔

4. مقامی قبطی عیسائیوں کے ساتھ رواداری اور حسن سلوک سے پیش آئے جس سے اسلام تیزی سے پھیلا۔

(5) حضرت جابر بن عبد اللہ

<u>مختصر جواب دیں (مشق)</u>

🟢 **1. حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام ہے:**

(الف) عبد اللہ ✅

(ب) عبد الرحمن

(ج) عبد الکریم

(د) عبد الجبار

🟢 **2. حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میدان میں دفن کیا گیا:**

(الف) بدر

(ب) احد ✅

(ج) البقیع

(د) کربلا

🟢 **3. حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے جن غزوات میں شرکت فرمائی ان کی تعداد ہے:**

(الف) 15

(ب) 17

(ج) 19 ✅

(د) 21

🟢 **4. حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا سنِ وفات ہے:**

(الف) 64 ہجری

(ب) 74 ہجری ✅

(ج) 84 ہجری

(د) 94 ہجری

🟢 **5. حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد ہے:**

(الف) ایک سو چالیس

(ب) پانچ سو چالیس

(ج) دس سو چالیس

(د) پندرہ سو چالیس ✅

اہم معروضی سوالات:

🟢 **1. حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا اصل نام کیا تھا؟**

(الف) عبداللہ

(ب) جابر ✅

(ج) انس

(د) ابو سعید

🟢 **2. حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی کنیت کیا تھی؟**

(الف) ابو عبد اللہ ✅

(ب) ابو عمر

(ج) ابو عاصم

(د) ابو محمد

🟢 **3. حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد کا نام کیا تھا؟**

(الف) سعد بن معاذ

(ب) عبد اللہ ✅

(ج) زبیر

(د) خباب

🟢 **4. حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام کیا تھا؟**

(الف) اسماء

(ب) نسیبہ ✅

(ج) خولہ

(د) صفیہ

🟢 **5. حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد کو کہاں شہادت نصیب ہوئی؟**

(الف) غزوہ بدر

(ب) غزوہ احد ✅

(ج) غزوہ خندق

(د) غزوہ خیبر

🟢 **6. حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ایک بیوہ عورت سے نکاح کیوں کیا؟**

(الف) مال کے لیے

(ب) تبلیغ کے لیے

(ج) والد کی وصیت پر ✅

(د) سفر کے لیے

🟢 **7. نبی کریم ﷺ نے جابر رضی اللہ عنہ کے قرض کے لیے کہاں تشریف لے گئے؟**

(الف) بازار

(ب) مسجد نبوی

(ج) مدینہ کی گلی

(د) ان کے باغ میں ✅

🟢 **8. حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کتنے غزوات میں شرکت کی؟**

(الف) 11

(ب) 15

(ج) 19 ✅

(د) 25

🟢 **9. حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد کتنی ہے؟**

(الف) 1000

(ب) 1200

(ج) 1540 ✅

(د) 1800

🟢 **10. حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حدیثی مجموعے کا کیا نام ہے؟**

(الف) مسند جابر

(ب) سنن جابر

(ج) صحیفہ جابر بن عبد اللہ ✅

(د) مجموعہ الفوائد

🟢 **11. حدیث سننے کے لیے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کس صحابی کے پاس شام گئے؟**

(الف) ابو سعید خدری

(ب) عبداللہ بن انیس ✅

(ج) معاذ بن جبل

(د) ابوہریرہ

🟢 **12. حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا حلقہ درس کہاں قائم تھا؟**

(الف) مسجد قبا

(ب) بیت المقدس

(ج) مسجد نبوی ✅

(د) مسجد اقصیٰ

🟢 **13. حضرت جابر رضی اللہ عنہ نماز کے لیے کتنی دور سے مسجد نبوی آتے تھے؟**

(الف) آدھا میل

(ب) ایک میل ✅

(ج) دو میل

(د) تین میل

🟢 **14. حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا وفات کا سال کیا تھا؟**

(الف) 64 ہجری

(ب) 70 ہجری

(ج) 74 ہجری ✅

(د) 80 ہجری

🟢 **15. حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا اخلاقی وصف کیا تھا؟**

(الف) تکبر

(ب) زہد و قناعت

(ج) امر بالمعروف و نہی عن المنکر ✅

(د) مال و دولت کی حرص

<u>مختصر جواب دیں (مشق)</u>

(1) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلیل القدر صحابی رسول ﷺ تھے۔ آپ کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ آپ مدینہ منورہ کے انصاری صحابی تھے اور قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے تھے۔

🔹 آپ کے والد کا نام عبد اللہ بن عمرو اور والدہ کا نام نسیبہ تھا۔ آپ نے بیعت عقبہ ثانیہ میں اپنے والد کے ہمراہ اسلام قبول کیا۔

🔹 آپ رضی اللہ عنہ نے انیس (19) غزوات میں شرکت کی اور حدیث نبویؐ کے بڑے راوی تھے۔ آپ کا شمار ان صحابہ میں ہوتا ہے جن سے سب سے زیادہ احادیث مروی ہیں۔

(2) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے ان کا قرض کیسے ادا کیا؟

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد غزوہ احد میں شہید ہو گئے اور ان پر قرض باقی تھا۔

شہادت سے قبل انہوں نے حضرت جابر سے وصیت کی تھی کہ:

> "اگر میں شہید ہو جاؤں تو میرا قرض ادا کرنا اور اپنی بہنوں کی دیکھ بھال کرنا۔"

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جب کھجوروں کا موسم آیا تو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے درخواست کی کہ

> ’’آپ میرے باغ میں آئیں اور قرض خواہوں میں اپنے دست مبارک سے کھجور تقسیم کریں۔‘‘

- رسول اللہ ﷺ نے باغ میں آکر کھجوروں کا ڈھیر دیکھا، اس کے گرد تین چکر لگائے اور پھر قرض کی ادائیگی کا حکم دیا۔
- معجزہ یہ ہوا کہ سارا قرض ادا ہو گیا لیکن کھجوروں کا ڈھیر کم نہ ہوا۔
- یوں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے والد کی وصیت مکمل کی۔

(3) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بہنوں کی تربیت کا کیا اہتمام فرمایا؟

- حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کی شہادت کے بعد ان کی کئی بہنیں یتیم ہو گئیں۔
- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ان کی تربیت و کفالت کے لیے ایک بیوہ عورت سے نکاح کیا تاکہ وہ ان کی بہنوں کی دیکھ بھال کر سکے۔
- اس نکاح کی وجہ صرف یہ تھی کہ وہ کوئی ایسی خاتون لائیں جو سنجیدہ اور تجربہ کار ہو، جو ان کی بہنوں کو ماں جیسا پیار اور تربیت دے سکے۔
- یہ عمل آپ کی خاندانی ذمہ داری اور فکری بلوغت کی روشن مثال ہے۔

(4) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دینی و علمی خدمات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا شمار کثیر الحدیث صحابہ میں ہوتا ہے۔
- آپ نے علم حدیث میں گہرا شوق رکھتے ہوئے مختلف علاقوں میں سفر کیے اور سینکڑوں صحابہ سے احادیث روایت کیں۔
- آپ سے 1540 سے زائد احادیث مروی ہیں۔
- آپ نے حدیث کا مجموعہ "صحیفہ جابر بن عبد اللہ" بھی مرتب کیا۔
- مسجد نبوی ﷺ میں باقاعدہ درس حدیث دیتے تھے، جہاں دور دراز سے طلبہ حاضر ہوتے۔
- شام، کوفہ، مصر، بصرہ تک آپ کے شاگرد موجود تھے۔
- آپ نے 19 غزوات میں حصہ لیا اور شجاعت، علم اور عبادت میں نمایاں مقام حاصل کیا۔

(5) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے نمایاں اوصاف تحریر کریں۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت کئی خوبیوں کا مجموعہ تھی، جن میں نمایاں اوصاف درج ذیل ہیں:

✅ ایمان داری اور تقویٰ

✅ فرمانبرداری والدین کی وصیت کی پابندی

✅ علم حدیث کا شوق

✅ سادہ طرز زندگی

✅ مہمان نوازی – سرکہ جیسی سادہ چیز کو بھی عزت سے پیش کرتے

✅ اخلاق حسنہ – نرم گفتگو، عاجزی

✅ اتباع سنت – ہر کام میں نبی کریم ﷺ کی سنت کو ترجیح دیتے تھے

✅ امر بالمعروف و نہی عن المنکر – حق بات کہنے میں ہچکچاتے نہیں تھے

(6) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم حاصل کرنے کا کتنا شوق تھا؟

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم حدیث کا بے پناہ شوق تھا۔

آپ علم کی تلاش میں طویل سفر کرتے تھے، جیسا کہ:

- حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ شام میں رہتے تھے اور ان کے پاس ایک حدیث تھی۔
- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ خریدا، مہینوں کی مسافت طے کی، اور صرف ایک حدیث سننے کے لیے وہاں پہنچے۔
- آپ نے مختلف صحابہ کرام سے حدیثیں روایت کیں اور اپنے شاگردوں کو تعلیم دی۔
- یہ آپ کے علمی جذبے، اخلاص اور دین سے محبت کی روشن دلیل ہے۔

(6) حضرت انس بن مالک

معروضی سوالات (مشق)

🟢 **1. حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت کیا تھی؟**

(الف) ابوحمزہ ✅

(ب) ابوبکر

(ج) ابوتراب

(د) ابو صالح

🟢 **2. حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا نام کیا تھا؟**

(الف) حضرت ام ایمن

(ب) حضرت ام سلیم ✅

(ج) حضرت ام عمارہ

(د) حضرت اسماء بنت ابی بکر

🟢 **3. نبی کریم ﷺ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محبت سے کس نام سے پکارتے تھے؟**

(الف) انیس ✅

(ب) عمیر

(ج) اویس

(د) فضیل

🟢 **4. حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کس علم میں کمال حاصل تھا؟**

(الف) فقہ ✅

(ب) سائنس

(ج) نجوم

(د) فلکیات

🟢 **5. حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب کیا تھا؟**

(الف) خادم رسول ✅

(ب) امین الامہ

(ج) ترجمان القرآن

(د) سیف اللہ

<u>اہم معروضی سوالات:</u>

1. حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب تھا:

(الف) خادمِ رسول ﷺ ✅

(ب) فقیہ الامت

(ج) حبر الامت

(د) مجاہد اکبر

2. حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی کنیت تھی:

(الف) ابو عبیدہ

(ب) ابو عبد اللہ

(ج) ابو حمزہ ✅

(د) ابو سعید

3. حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا نام تھا:

(الف) خولہ بنت حکیم

(ب) ام ایمن

(ج) ام سلیم ✅

(د) ام حبیبہ

4. حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟

(الف) بنو قریش

(ب) بنو خزرج

(ج) بنو نجار ✅

(د) بنو عبد شمس

5. حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی کتنے سال خدمت کی؟

(الف) 7 سال

(ب) 10 سال ✅

(ج) 12 سال

(د) 15 سال

6. حضرت انس رضی اللہ عنہ کس عمر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر کیے گئے؟

(الف) 5 سال

(ب) 7 سال

(ج) 10 سال ✅

(د) 12 سال

7. حضرت انس رضی اللہ عنہ کے والد نے اسلام قبول کیا تھا؟

(الف) ہاں

(ب) نہیں ✅

(ج) فتح مکہ کے بعد

(د) حبشہ میں

8. نبی کریم ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے لیے کیا دعا فرمائی؟

(الف) طویل عمر

(ب) شہادت

(ج) مال و اولاد کی زیادتی ✅

(د) علم و فہم

9. حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد تقریباً کتنی ہے؟

(الف) 1000

(ب) 1286

(ج) 2200

(د) 2286 ✅

10. حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنی اولاد کو کیا سکھاتے تھے؟

(الف) خطاطی

(ب) زراعت

(ج) تیر اندازی ✅

(د) گھڑسواری

11. حضرت انس رضی اللہ عنہ کی کتنی اولاد ہوئی؟

(الف) 50

(ب) 70

(ج) 100 سے زائد ✅

(د) 200

12. حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت کا معمول کس طرح نبھایا؟

(الف) صرف دن میں

(ب) صرف رات کو

(ج) دن بھر کے مخصوص اوقات میں ✅

(د) ہفتہ وار

13. حضرت انس رضی اللہ عنہ کی وفات کہاں ہوئی؟

(الف) مدینہ

(ب) مکہ

(ج) بصرہ ✅

(د) دمشق

14. حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سال وفات کیا ہے؟

(الف) 91 ہجری

(ب) 93 ہجری ✅

(ج) 96 ہجری

(د) 99 ہجری

15. حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے کیسے مخاطب ہوتے تھے؟

(الف) رسول اللہ

(ب) نبی کریم

(ج) یا رسول اللہ

(د) میرے آقا ﷺ "انسی" کہہ کر مخاطب فرماتے تھے ✅

مختصر جواب دیں (مشق)

1. حضرت انس بن مالک کی نبی کریم ﷺ سے محبت کا عامل کیا تھا؟ وضاحت کریں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے محبت فطری، خالص اور بے حد گہری تھی۔ یہ محبت بچپن سے شروع ہوئی جب ان کی والدہ حضرت اُمّ سُلیم رضی اللہ عنہا نے انہیں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے ساتھ بہت شفقت و محبت کا سلوک فرمایا، جس نے ان کے دل میں حضور ﷺ کی محبت کو راسخ کر دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روزانہ صبح سویرے نبی کریم ﷺ کے درِ اقدس پر حاضر ہوتے اور دن بھر خدمت کرتے۔ آپ ﷺ ان سے "یا بُنَیّ" (میرے بیٹے) کہہ کر محبت سے مخاطب فرماتے، جو اس محبت کا مظہر تھا۔

2. حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنے سال نبی کریم ﷺ کی خدمت کی؟

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تقریباً دس سال تک نبی کریم ﷺ کی خدمت کی۔ یہ خدمت مدینہ منورہ میں ہجرت کے بعد سے لے کر حضور ﷺ کے وصال تک جاری رہی۔ اس دوران حضرت انس نے نہ صرف نبی اکرم ﷺ کی خدمت انجام دی بلکہ آپ کے معمولات، عبادات اور اقوال کو قریب سے دیکھا، سنا اور محفوظ بھی کیا۔

3. نبی کریم ﷺ کے درِ اقدس پر حاضری کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا کیا ردّعمل تھا؟

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول تھا کہ وہ روزانہ فجر سے پہلے نبی کریم ﷺ کے دروازے پر حاضر ہو جاتے، اور دن بھر مختلف اوقات میں حضور ﷺ کی خدمت میں موجود رہتے۔ وہ کہتے ہیں کہ:

> "میں نے نبی کریم ﷺ کی دس سال خدمت کی، آپ نے کبھی مجھے نہ ڈانٹا اور نہ ہی کسی کام پر ناراضگی کا اظہار فرمایا۔"

یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ حضرت انس کو نبی کریم ﷺ کی خدمت کرنا نہ صرف فرض بلکہ سعادت و فخر کا باعث لگتا تھا۔

4. نبی کریم ﷺ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے لیے کیا دعا فرمائی؟ اور اس سے انھیں کیا برکات حاصل ہوئیں؟

نبی کریم ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے یہ دعا فرمائی:

> "اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ"

(**ترجمہ**: اے اللہ! اس کے مال اور اولاد میں اضافہ فرما، اور جو کچھ تُو نے عطا فرمایا ہے اس میں برکت عطا فرما۔)

اس دعا کی برکت سے:

- حضرت انس رضی اللہ عنہ کے 100 سے زائد بچے، پوتے، پوتیاں ہوئیں۔
- آپ انصار کے امیر ترین افراد میں شمار ہونے لگے۔
- عمر طویل ہوئی، یہاں تک کہ حضرت انس نے 93 ہجری میں وفات پائی۔

5. حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چند صفات بیان کریں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نمایاں صفات درج ذیل ہیں:

خادمِ رسول ﷺ: آپ نے بچپن سے نوجوانی تک نبی کریم ﷺ کی خدمت کی۔

سچائی و راست گوئی: ہمیشہ سچ بولتے اور تین بار بات دہراتے تاکہ بات واضح ہو جائے۔

صبر و استقامت: زندگی میں سخت حالات کا صبر کے ساتھ سامنا کیا۔

سادگی: رہن سہن اور طرزِ زندگی میں سادہ مزاج تھے۔

فیاضی: بہت سخی اور مہمان نواز تھے۔

علم دوستی: علم حدیث اور فقہ میں گہری دلچسپی رکھتے تھے۔

6. حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علمی و دینی خدمات اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ علمِ حدیث کے بڑے راویوں میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ سے 2286 احادیث مروی ہیں۔ آپ نے مسجد نبوی میں درس حدیث دیا، اور آپ کے حلقہ درس میں کوفہ، بصرہ، مکہ، مدینہ اور مصر کے طلبہ شامل ہوتے۔

- 🔹 آپ رضی اللہ عنہ کو فقہ میں بھی مہارت حاصل تھی اور بڑے تابعین نے آپ سے علم حاصل کیا۔
- 🔹 آپ رضی اللہ عنہ امربالمعروف و نہی عن المنکر میں فعال تھے اور سنت کی اشاعت کے لیے کوشاں رہے۔ آپ کی علمی و دینی خدمات نے صحابہ و تابعین کے درمیان آپ کو ممتاز مقام عطا کیا۔

Note:

This chapter is designed to provide a solid foundation of knowledge, with the goal of deepening understanding and encouraging further exploration of the subject. The content has been carefully selected to support effective learning and inspire students to engage with the topic more deeply.

Author: Muhammad Asghar

Purpose: To contribute to education by offering insightful, valuable content that enhances learning and understanding.

Copyright & Usage Policy

© **2025 Muhammad Asghar**. All rights reserved.
No part of these notes may be reproduced, redistributed, or used for commercial purposes without explicit written permission from the author. These notes are intended solely for personal study and educational use.